Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

Mujtaba Husain and His Literary Works

مجتبیٰ حسین اور اُن کا فن

Syed Fareed Ahmad Nahri
Asso. Prof. & Head Dept. of Urdu
Milliya Arts, Science & Management Science College, Beed (M.S.)

فرید احمد نہری
اسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ اُردو
ملیہ آرٹس، سائنس اینڈ مینجمنٹ سائنس کالج، بیڑ (مہاراشٹر)

مجتبیٰ حسین نے 15 جولائی 1936.ء کو ارض دکن کی اس مٹی سے جنم لیا جس کی زرخیزی اور پائیداری نے انھیں عالم ادب کا ایک عظیم اور جلیل القدر طنزو مزاح نگار بنا دیا۔ مجتبیٰ حسین اپنی پیدائش کے بارے میں رقم طراز ہیں :

" میں 15/جولائی 1936ء کو اس دنیا میں پہلی بار پیدا ہوا اس کے بعد سے اب تک مسلسل زندہ ہوں اور اندیشہ ہے کہ آئندہ بھی کئی برسوں تک زندہ رہوں گا۔

مجتبیٰ حسین طنز و مزاح نگاری کے میدان میں اتفاقاً داخل ہوئے لیکن یہ اتفاقی واقعہ حسن اتفاق ثابت ہوا اور اردو نے مزید ایک اچھے طنز و مزاح نگار سے اپنی جھولی کو بھر لیا۔ مجتبیٰ حسین نے طنز و مزاح نگاری کی نئی نئی اور انوکھی منزلیں سر کیں۔ عمر کے اِس مرحلے میں بھی کے ان کے قویٰ مضمحل دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے قلم کی جولانی میں اضمحلال کے آثار نہیں پائے جاتے۔

طنز و مزاح نگار مصنفین کی ایک چمکدار کہکشاں پہلے ہی سے اردو میں موجود تھی۔ مجتبیٰ حسین اس محفل نورانی میں اپنے منفرد نور کے ساتھ داخل ہوئے۔ رشید احمد صدیقی اور مشتاق احمد یوسفی کی تحریروں سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونے کے لیے اردو ادب کے گہرے مطالعے اور متعدد ادبی شہ پاروں کے کنایاتی اشاروں سے واقفیت گویا لازمے کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مجتبیٰ حسین بس ہوا میں تیر چلاتے ہیں اور نہ یہ بات ہے کہ انھیں اپنے قدیم نثری و شعری سرمائے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ اپنے قدیم نثری و شعری سرمائے سے صرف نظر نہ کرتے ہوئے بھی انھوں نے اپنے لیے ایک مختلف شارع نور تعمیر کی ہے۔ مجتبیٰ حسین کا اصل سروکار ہم بر صغیر کے حرفِ قلم کا اصل ہدف ہیں۔ ان کی تحریریں مزاح کی پھُل جھڑیوں سے زیادہ باشندوں کی معاشرتی زندگی کے گونا گوں پہلوؤں سے ہے، معاشرتی زندگی کی نا ہمواریاں ان کے طنز کے تیروں سے سجی ہوئی ہیں۔ ان کے تیر زہر میں بجھے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ مزاح کی ہلکی سی مٹھاس کے اندر چھبتے ہیں۔ مجتبیٰ حسین کی تحریروں کو تین بڑے خانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

اوّلاً شخصی خاکے اور مرقعے

ثانیاً مختلف واقعات اور سانحات پر تحریریں اور

ثالثاً سفرنامے

ان تینوں اقسام کی تحریروں میں ایک بات قدرِ مشترک کے طور پر یہ ہے کہ ان میں ہماری معاشرتی زندگی کے مختلف خطوط اور زاویے ایک نئی روشنی لیے ہوئے ہمارے سامنے آتے ہیں اور اس طرح آتے ہیں کہ ہم سوچنے لگتے ہیں کہ آخر ہم نے خود اس طرح کیوں نہیں سوچا یہ تو واقعی قابلِ غور امور ہیں، جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مجتبیٰ حسین کے پاس بے پناہ قوت عمل پائی جاتی ہے۔ مزاح نگاری کے آغاز سے تعلق سے رقم طراز ہیں :

"مجھ جیسے سنجیدہ آدمی کو خواہ مخواہ مزاح نگار بنانے کی ذمہ داری میرے بڑے بھائی جناب محبوب حسین جگر اور میر عابد علی خان صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ۲۱ /اگست ۲۶۹۱ء کو دن میں ٹھیک دس بجے میں نے بزرگوں کے حکم کی تعمیل میں مزاح نگاری شروع کی، جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔"

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal | Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal | Impact Factor 4.94 | ISSN No. 2456-1665

اب میں مجتبیٰ حسین کی تصانیف کی تفصیلات پیش کرتا ہوں۔ تکلف بر طرف، قطع کلام، قصہ مختصر، بہر حال، آدمی نامہ، جاپان چلو جاپان چلو، الغرض، سو ہے وہ بھی آدمی، چہرہ در چہرہ، آخر کار، ہوئے ہم دوست جس کے، میرا کالم: شیشہ در تیشہ۔

مجتبیٰ حسین کے پاس حسِ مزاح کو طنز کی رعنائی و جولانی کے ساتھ محسوس کیا جاسکتا ہے۔ مزاح بنیادی طور پر ایک سنجیدہ فن ہے۔ مجتبیٰ حسین طنز کی آمیزش کے ساتھ اسے معنی خیز تفریح کا باعث بنادیتے ہیں۔ مجتبیٰ حسین کے مضامین کی بنیادی خوبی یہ سمجھی جاسکتی ہے کہ ان کے پاس گھٹن کا احساس نہیں پایا جاتا اور ایک آزاد فضاء ملتی ہے۔

ڈاکٹر انور سدید رقم طراز ہیں :

"مجتبیٰ حسین کے ہاں موضوع پر وسیع القلبی اور زندہ مزاجی سے نظر ڈالنے اور اس کے باطن سے مزاح کا خزینہ دریافت کرنے کا رجحان نمایاں ہے۔" (حوالہ: اردو ادب کی مختصر تاریخ)

"آدمی نامہ" کے زیادہ تر خاکے مجتبیٰ حسین کے قریبی حضرات کے ہیں۔ خاص توجہ طلب بات یہ ہے کہ ان خاکوں میں وہ حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے بھی بے تکلف نظر آتے ہیں۔ ان کی یہی بے تکلفی ان خاکوں کی نمایاں خوبی ہے۔ مجتبیٰ حسین نے خاکوں کے عنوانات ہی اس طرح سے منتخب کیے ہیں کہ صاحب خاکہ کی پوری شخصیت سمٹ آتی ہے۔ مثلاً راجندر سنگھ بیدی: سو ہے وہ بھی آدمی، کرشن چندر: آدمی ہی آدمی، اعجاز صدیقی: اردو کا آدمی، مخدوم محی الدین: یادوں میں بسا آدمی، خواجہ عبد الغفور: لطیفوں کا آدمی، نریندر لوتھر: شیشے کا آدمی اور بانی: نو آدمیوں کا آدمی۔

مجتبیٰ حسین کے طنز و مزاح میں نکتہ آفرینی کا پہلو بھی نمایاں ہے، اس طرح سے معاشرے کے مختلف احوال کو کھنگھالتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ وہ واقعے کے مضحک پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے معمولی واقعات بھی ان کے قلم سے بچ کر نہیں نکل پاتے اور بلا آخر ایک بالواسطہ ثانی اور احساس کو مہمیز کرنے والی کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ کسی واقعے کو محظوظ بنا کر پیش کرنا اور کسی کردار کی جیتی جاگتی تصویر کھینچ دینا مجتبیٰ حسین کا خاص وصف ہے۔ پروفیسر مغنی تبسم فرماتے ہیں :

"مجتبیٰ حسین کی تشبیہات میں بڑی تازگی اور انقلابیت ہوتی ہے، بالعموم موضوع اور نفس مضمون سے مطابقت رکھتی ہے۔ اسی کے ساتھ رعایت الفاظ بھی ملحوظ رہتی ہے۔ مجتبیٰ حسین آدمی نامہ کے ایک خاکے میں بانی کی تصویر جس طرح کھینچی ہے بانی ان جواس مصرعے کو وزن سے گرنے نہیں دیتی تھی۔ چھڑی دونوں چھوٹی بحر کا موضوع بن گئے تھے۔ ہاتھ میں ایک چھڑی آگئی تھی۔ شعری تھی۔ اس وقت بانی کے حساب رنگ میں ایک ہی رنگ جڑا ہوا تھا اور وہ تھا زرد رنگ۔ یوں لگتا کیا تھی اچھی خاصی ضرورت تھا جیسے بانی نہیں ہلدی کی گانٹھ ہیں۔"

مجتبیٰ حسین محاوروں اور کہاوتوں کا بر جستہ اور معنی خیز استعمال بکثرت کرتے ہیں اور محاوروں کی اپنی مخصوص انداز میں تحریف کرتے ہیں، جس کی وجہ سے محاورے کی سنجیدگی ضائع ہو جاتی ہے اور اس میں طنزیہ کیفیت سے مملو مضحک پہلو ابھر آتا ہے۔ میں مخمور کے ماضی سے واقف نہیں ہوں۔ سنا ہے کہ بچپن میں ان کے گھر پر ہاتھی جھولا کرتے تھے اب ان کے اشعار پر سامعین جھوما کرتے ہیں مگر مخمور کو ہاتھی اور سامعین کے فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے کیونکہ ہاتھی سوچ سمجھ کر جھولتا ہے مگر سامعین بے سوچے سمجھے ہی جھومتے ہیں۔

مجتبیٰ حسین کا سفرنامہ "جاپان چلو جاپان چلو" ایک نئے اور منفرد انداز کی چاشنی لیے ہوئے ہے۔ عام طور پر سفرنامے لکھتے ہیں۔ مجتبیٰ حسین کا طرز تخاطب ان تمام سے بیگانہ ہے۔ تاریخ جغرافیہ سے زیادہ جاپانیوں کے عادات واطوار ان کے مزاج اور خصائل، ان کی رفتار و گفتار سے دلچسپی۔

مجتبیٰ حسین نے جاپان میں پینتیس دن گزارے اور ایک اہم بات یہ رہی کہ انھوں نے وہاں کی تمام دلچسپیوں، تہذیب وثقافت، وہاں کی شخصیتوں کو اپنے آپ میں جذب کیا اور اپنی شوخی لیکن پر سوز فطرت کا سہارا لے کر ایسا رنگین رنگ و روغن استعمال کیا ہے کہ ان کا سفرنامہ اپنی لطافت کے اعتبار سے ایک یادگار کی حیثیت اختیار کر

گیا۔ مجتبیٰ حسین جاپان اور ہندوستان کا تقابل کرنے بیٹھتے ہیں تو اس میں بھی طنز کا پہلو اپنی پوری شائستگی کے ساتھ ظہور پزیر ہوتا ہے۔ ایک جاپانی خاتون مجتبیٰ حسین سے کہتی ہیں :

"ہمارے یہاں عمارتوں کو تصنیف وتالیف کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا میں نے بھی چار مینار پر اپنا نام محض اس لیے لکھا تھا کہ وہاں چار پانچ اصحاب پہلے ہی سے اپنے ناموں کو کندہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا آپ کے یہاں ایسا کرنے کا دستور ہے۔
"

مجتبیٰ حسین نے اپنے قلم کی سحر انگیزی، جادو بیانی، فکر وخیال کی ندرت اور طنز ومزاح کی چاشنی سے اپنی تحریروں کو لازوال بنا دیا وہیں دوسری جانب ان کی سیرت اور شخصیت کی خوبیوں کی بنا پر وہ خاص وعام میں مقبول ہر دل عزیز ہیں۔ ان کی شخصیت کا نمایاں پہلو ان کا خلوص، ایثار ومحبت دوستوں پر اعتماد اور معاشرتی رواداری ہے۔ مزاج میں نہ کوئی تکلف ہے نہ تصنع ان کی شخصیت سراپا خلوص ومحبت کا مظہر ہے۔ مجتبیٰ حسین ایسی باکمال، باحوصلہ شخصیت ہیں جس کے ادبی کارناموں نے طنز ومزاح کے نئے راستے واشگاف کیے ہیں۔

بقول شمس الرحمن فاروقی

"معاصر شریفانہ ادیبوں میں دو چار ہیں جنھوں نے طنز ومزاح کی حیثیت کو دوبارہ مستحکم کیا ہے، ایسے لوگوں میں مجتبیٰ حسین کا نام بہت نمایاں ہے۔"

(نوٹ: مجتبیٰ حسین لگ بھگ ۸۴ سال کی عمر میں اس دار فانی سے ۲۷/ مئی ۲۰۲۰ کو کوچ کر گئے۔)

By : SYED FAREED AHMAD NAHRI
Email: sfa123.nahri@gmail.com
Mob: 9225303317

☆ ☆ ☆